ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:24اگست1964

آئیڈل آف ٹھاکرشری گووندیو.جی مہاراج

بنامِ

بورڈآف ریونیو،راجستھان،اجمیرودیگراں

(پی بی گجیندرگڈکر، چیف جسٹس، جے سی شاہ اوراین راج گوپال آئینگر جسٹسز)

جے پور متمی رولز، 1945 rr 4 اور 5-مورتیوں کے حق میں "ریاستی گرانٹ"-"ماتمی واجبات" کے لئے ذمہ داری-پریکٹس--رٹ--پٹیشن-متاثرہ فریق کی اہلیت برقرار رکھنا۔

اپیل کنندہ، ایک آئیڈل، کچھ زمینوں کا عطیہ دہندہ ہے۔ یہ جے پور متمی رولز،1945 کے قاعدہ4 کے تحت "ریاستی گرانٹ" ہیں، جسے ریاست کے حکمران نے بنایایاتسلیم کیا ہے۔ تمام ریاستی گرانٹس قواعد کے تحت مطمی واجبات کے تابع ہیں، یعنی مرنے والے گرانٹ کے جانشین کی طرف سے ریاست کوادا کی جانے والی رقم، اس طرح تسلیم کیے جانے پر۔ مورتی کے شبیت کی شخصیت میں دو بار تبدیلیاں آئی تھیں، سابقہ حکمران مر گیا تھا اور اس کے بیٹے کو جانشین کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ لہٰذا مدعا علیہ نے موجودہ شبیت سے متمی واجبات کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا۔ ایک رٹ پٹیشن کے ذریعہ اپیل کنندہ نے حکم کے جواز سے اختلاف کیا، لیکن درخواست مسترد کردی گئی۔ اپیل پر،

حکم ہوا کہ (1) مذکورہ گرانٹس مورتی کے حق میں دی گئی ہیں اور شیبائیت کے حق میں نہیں ہیں، گرانٹ دینے والے یا اس کے جانشین کی موت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا ہے اور اس کے نتیجے میں، مدعا علیہ اپیل کنندہ سے کسی بھی متمی واجبات کا دعویٰ نہیں کرسکتا ہے۔

[100F-H]

(ii) اگرچہ متمی واجبات کی ادائیگی کا حکم شبیت کے خلاف برائے نام پاس کیا گیا تھا، کیونکہ ان کا مقصد اپیل کنندہ کی جائیدادوں کے خلاف نافذ کرنا تھا، لیکن اپیل کنندہ کی

رٹ پٹیشن قابل سماعت تھی۔(102E-G).

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: اپیل دیوانمبری 326 سال 1962۔

راجستھان ہائی کورٹ کے 10 ستمبر 1959 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل کی ڈویژنل دیوانی رٹ پٹیشن نمبری 10 سال 1957 میں کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے بی کے بھٹاچاریہ اور ایس این مکھر جی۔ راجستھان کے ایڈوکیٹ جنرل جی سی کاسلیوال، کے کے جین اور آر این سچتھی نے جواب دہندگان کی نمائندگی کی۔

عدالت کافیصلہ چیف جسٹس جناب گجیند رگڈ کر نے سنایا

گجیند رگڈ کر چیف جسٹس۔اس اپیل میں قانون کا جومختصر نکتہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جے پور متمی رولز،1945 کے قاعدہ 5 کے تحت، درخواست گزار، ٹھا کر جی شری گووند دیو جی مہاراج، سوالیہ طور پر متمی رقم ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1، بورڈ آف ریونیو نے 6 نومبر 1956 کوایک حکم جاری کیا تھا، جس میں ہدایت دی گئی تھی کہ اپیل کنندہ مندر کے شبیت سے 15404/14/6 روپے کی مطالبہ متمی وصول کی جائے۔

درخواست گزار نے اس حکم کے جواز سے اختلاف کیا اور راجستھان ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن (10 سال 1957) دائر کی جس میں دلیل دی گئی کہ مذکورہ رقم اپیل کنندہ سے وصول نہیں کی جاسکتی ہے۔ ہائی کورٹ نے اس رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا ہے اور اپیل گزار ہائی کورٹ کی طرف سے منظور کردہ سرٹیفکیٹ کے ساتھ اس عدالت میں آیا ہے۔

درخواست گزار کے لئے مقدمہ یہ تھا کہ درخواست گزار کو وقتاً فوقتاً کئی زمینیں دی گئی تھیں اور یہ گرانٹ آئیڈل کے نام پر دی گئی تھی، اور یہ کہ مورتی کی سیوا پوجا اور اس کی جائیدادوں کا انتظام گوسوامی کو سونپا گیا تھا جب سے ٹھا کر جی شری گووند دیو جی مہاراج کی مورتی کو برندابن سے جے پور لے جایا گیا تھا۔نویں شبیت کی موت کے بعد گوسوامی شری کرشنا چندر 1888ء میں شبیت کی تخت نشینی میں کامیاب ہوئے اور 1935ء تک اسی

طرح کے شبییت کے انتظام میں رہے۔ان کی موت کے بعدان کے سب سے بڑے بیٹے گوسوامی بھولا ناتھ کامیاب ہوئے اورسیوا پوجا کی دیکھ بھال انہوں نے اپنی زندگی کے دوران کی۔ 1945 میں گوسوامی بھولا ناتھ کی موت پر، "ان کے سب سے بڑے بیٹے گوسوامی پردومن کمار شبییت کے عہدے پر کامیاب ہوئے اور مندر کی جائیدادوں کا انتظام سنبھال رہے ہیں اورمورتی کی سیوا پوجا کی دیکھ بھال کررہے ہیں۔ پردومن کمار کے انتظام کے دوران ہی مدعا علیہ نمبر 1 نے یہ حکم جاری کیا ہے۔اس حکم نامے کے مطابق، کرشنا چندر دیو کی موت پر گوسوامی بھولا ناتھ کے حق میں اور بھولا ناتھ کی موت پر پردومن کمار دیو کے حق میں متمی کو منظوری دی گئی ہے اور اس کے لئے کل رقم 15404/14/6 ہے۔اپیل کرنے والے کی عرضی میں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ مذکورہ جائیدادمورتی کو ہی دی گئی تھی اورشیبائیت مورتی کی سیوا پوجا کررہے ہیں اورمندر کی جائیدادوں کا انتظام اسی طرح کررہے ہیں جیسے شیبیت۔ان الزامات پر درخواست گزار نے استدعا کی کہ ایک مناسب رٹ، آرڈر یاہدایت جاری کی جائے جس میں مدعا علیہ نمبر 1 اور کلکٹر، سوائی مادھوپور، مدعا علیہ نمبر 2، اوران کے نامزد افراد یا ایجنٹوں کو درخواست گزار کی جائیداد سے مدعا علیہ نمبر 1 کے حکم کے تحت کسی بھی متلبا متمی کی بازیابی کے لئے کوئی قدم اٹھانے سے روکا جائے۔درخواست گزار نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مذکورہ حکم کے ساتھ ساتھ 20 اپریل 1954 کے اس سابقہ حکم کو بھی منسوخ کرنے کے لئے ایک مناسب حکم یاہدایت یارٹ جاری کی جانی چاہئے جس پر بعد کا حکم قائم کیا گیا تھا۔

اس کی عرضی میں، اپیل کنندہ کے لئے مقدمہ یہ تھا کہ کئی جواب دہندگان 1، 2 اورریاست راجستھان جو مدعا علیہ نمبر 3 کے طور پر شامل تھے، نے اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کیا اور متعدد درخواستیں دیں۔درخواست گزار کے اس الزام کے بارے میں کہ مذکورہ جائیدادیں آئیڈل کو دی گئی تھیں، مدعا علیہان کے جواب میں صرف اتنا کہا گیا کہ یہ الزام قبول نہیں کیا گیا تھا کیونکہ اصل گرانٹ سے متعلق دستاویزات کا سراغ نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ جواب دہندگان نے زور دیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے متلبا متمی کو شیبیٹس کے

خلاف مناسب طریقے سے لگایا تھا اور اپیل کنندہ کی شکایت کہ اس کی جائیداد یں مذکورہ رقم کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار نہیں ہیں، اچھی طرح سے قائم نہیں ہے۔

ہائی کورٹ نے اس تنازعہ سے اس بنیاد پر نمٹا ہے کہ اپیل گزار ٹھاکر جی شری گووند دیو جی مہاراج جائیداد کے مالک تھے۔ حالانکہ، اس نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ شبیت مناسب رشتوں کا انتظام کر رہے تھے اور اپیل کنندہ آئیڈل کی سیوا پوجا کر رہے تھے، اس لیے شبیت خود کو متعلقہ قواعد کے مطابق جائیداد قرار دیتے ہیں، کیوں کہ شبیتوں کے پاس جو فائدہ مند مفاد تھا، اسے قاعدہ 4 (1) کے معنی کے اندر 'ریاستی گرانٹ' کے برابر کہا جا سکتا ہے۔ اس نقطہ نظر پر ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ متمی قوانین میں جس چیز پر غور کیا گیا ہے وہ شبیت کی جانشینی ہے۔ اس سلسلے میں ہائی کورٹ نے اس حقیقت کا حوالہ دیا کہ موجودہ شبیت کے پیشروؤں نے متمی کے لئے درخواست دی تھی اور موجودہ شبیت نے خود اسی طرح اس سلسلے میں درخواست دائر کی تھی۔ ہائی کورٹ کے مطابق 'ماتمی' کی تعریف کا سادہ مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت قابل ادائیگی ہے جب اس کے بعد آنے والے شبیت کو تسلیم کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہائی کورٹ نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ رٹ پٹیشن آئیڈل کی طرف سے دائر کی گئی تھی اور اگرچہ شبیت آئیڈل کے ایجنٹ کے طور پر پیش ہوا تھا، لیکن یہ شبیت کی طرف سے دائر کی گئی درخواست نہیں تھی، اور چونکہ شبیت کے خلاف متنازعہ حکم جاری کیا گیا تھا، لہذا آئیڈل کی طرف سے کی گئی شکایت تکنیکی طور پر صحیح نہیں تھی۔ یہاں تک کہ چونکہ ہائی کورٹ کا یہ خیال تھا کہ مندر کی جائیداد میں شبایئت کے مفاد کی بنیاد پر مذکورہ حکم کو مناسب طریقے سے منظور کیا گیا تھا، لہذا ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کی خوبیوں پر غور کیا اور اسے قیمت کے ساتھ خارج کر دیا۔ مرکزی فیصلہ بھنڈاری جسٹس مودی نے سنایا ہے۔ بھنڈاری جسٹس کے نتائج سے اتفاق کیا ہے اور ایک مختصر ترتیب میں انہوں نے ان بنیادی بنیادوں کی نشاندہی کی ہے جن پر ان کے نتائج منحصر ہیں۔ مودی جے نے یہ بھی کہا کہ عدالت کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ قواعد کے پیش نظر اپیل کنندہ کی مدد کرے۔ ان کا خیال تھا کہ درخواست گزار کو صرف ایک ہی راحت

مل سکتی ہے کہ وہ مدعا علیہ نمبر 3 سے قاعدہ 20 کی شق (16) کے تحت اپنی صوابدید استعمال کرے اور زیر بحث رقم کی ادائیگی سے استثنٰی حاصل کرے۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں آیا ہے۔

جے پور متمی رولز 1945 میں نافذ ہوئے تھے اور ان قواعد کی کچھ متعلقہ دفعات پر اب غور کیا جانا چاہئے۔

قاعدہ 4(1) میں ریاست جے پور کے حکمران کی جانب سے بنائی گئی یا تسلیم شدہ زمین پر سود کی گرانٹ کے معنی بیان کیے گئے ہیں اور اس میں جاگیر، موملا، سبا، استمرار، چکوٹی، بڑھ، بھوم، انعام، تنکھا، ادک، میلک، آلوفا، کھنگی، بھوگ یا دیگر خیراتی یا مذہبی گرانٹ شامل ہیں۔ یا اسی نوعیت کی دوسری گرانٹ۔ قاعدہ 4(2) ریاستی گرانٹ رکھنے والے شخص کو 'ریاستی گرانٹی' کے طور پر بیان کرتا ہے قاعدہ 4(3) میں 'ماتمی' کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس کی تعریف ان اصطلاحات میں کی گئی ہے:

"ماتمی" سے مراد آخری مالک کی موت پر جانشین کے نام کو ریاستی گرانٹ میں تبدیل کرنا ہے۔ جس شخص کے نام پر متمی کی منظوری دی جاتی ہے اسے "متمیدار" کہا جاتا ہے اور ریاست کی طرف سے اس کی شناخت پر ادا کی جانے والی رقم کو "متلبا متی" کہا جاتا ہے۔

قاعدہ نمبر 4(4) میں 'نذرانہ' کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"نذرانہ" وہ رقم ہے جو متلبا متمی کے علاوہ کسی گود لیے ہوئے بیٹے یا آخری مالک کی براہ راست مرد نسل کے علاوہ کسی اور جانشین کی طرف سے ادا کی جاتی ہے"۔

اس طرح یہ نوٹ کیا جائے گا کہ قاعدہ 4(1) کے تحت ریاستی گرانٹ کا مطلب ہے، دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ، ریاست جے پور کے حکمران کی طرف سے دی گئی زمین میں سود کی گرانٹ اور اس میں خیراتی یا مذہبی گرانٹ بھی شامل ہے۔ ہائی کورٹ نے موجودہ رٹ پٹیشن کو اس بنیاد پر نمٹایا ہے کہ گرانٹ آئیڈل کے حق میں دی گئی ہے۔ درحقیقت جن دو گرانٹس کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی تھی وہ اس نظریے کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ 21 رمضان سینٹ 1123 کے پٹہ کی کاپی (ضمیمہ نمائش 4) سے پتہ چلتا ہے کہ

پرگنہ ہنداؤن بیشو پرساد کے گاؤں دہرااور سلام پک بالاہادی ٹھاکر جی شری جی کے "پونیا بھوگ" کے لئےمختص کیے گئے تھے۔اسی طرح، 1808 کے کٹک باڈی 8 تاریخ کے پٹہ کی کاپی (ضمیمہ نمائش 5) سے پتہ چلتا ہے کہ گووند پور بس ہتھیوڑ تحصیل قصبہ سوائی جے پور کوٹھاکر جی سریجی کے بھوگ (کھانے کی پیش کش) کے لیے مختص کیا گیا تھا۔لہٰذا ہمیں موجودہ اپیل سے اسی بنیاد پر نمٹنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی جسے ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں اختیار کیا ہے۔ زیر بحث گرانٹ آئیڈل کے حق میں دی گئی گرانٹ تھی نہ کہ شیبائیوں کے حق میں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مذہبی گرانٹ یا تو مورتی کے حق میں دی جا سکتی ہے یا کسی ایسے شخص کو دی جا سکتی ہے جس پر مندر کے لئے مطلوبہ خدمات فراہم کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ گرانٹ کی پہلی قسم ہے جس پر ہم اس اپیل میں فکر مند ہیں۔ یہ گرانٹ بت کو دی گئی ہے اور اگر شبیت بت کو دی گئی جائیدادوں کا انتظام کرتا ہے تو یہ اس کی شبیت کی وجہ سے ہے نہ کہ اس وجہ سے کہ وہ کسی بھی طرح سے ریاست کی طرف سے عطیہ کنندہ ہے۔

قاعدہ 5 میں کہا گیا ہے کہ تمام ریاستی گرانٹ کچھ استثنیات کے ساتھ متمی کے تابع ہوگی۔ ان استثنیات کے علاوہ ہمیں اس بات کی فکر نہیں ہے کہ قاعدہ نمبر 6 میں ان افراد کی جانب سے موت کی رپورٹ پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو گرانٹ میں جانشینی کا دعویٰ کرتے ہیں۔قاعدہ 7 میں جانشین کی رپورٹ تیار کرنے میں ناکامی پر سزا مقرر کی گئی ہے۔قاعدہ 8 میں زیر التواء ریاستی گرانٹس کو ضبط کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔قاعدہ 9 بھوگ گرانٹ کی ضبطی کے دوران بھوگ راج کے اخراجات کا اہتمام کرتا ہے۔قاعدہ 12 کے تحت، ریاستی گرانٹ کی جانشینی کا دعوی، اگر آخری وارژث شیبائیت کی موت کے ایک سال کے اندر نہیں کیا جاتا ہے، تو اسے وقت کی پابندی کے طور پر مسترد کر دیا جائے گا اور گرانٹ دوبارہ شروع کر دی جائے گی۔قاعدہ 13 کامیاب ہونے کے حقدار افراد کے سوال سے متعلق ہے۔ قاعدہ 14 میں براہ راست مرد نسل کی غیر موجودگی میں اسی مسئلے سے متعلق ہے۔ قاعدہ نمبر 14 میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جین مندر کے علاوہ کسی

مندر کی دیکھ بھال کے لیے گرانٹ کی صورت میں یہ حکومت کی صوابدید پر منحصر ہوگا کہ وہ پوجا کی انجام دہی کے لیے اس کی مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل گرانٹ یافتہ کی اولاد میں سے کسی ایک کو جانشین کے طور پر منتخب کرے۔ باقی قواعد کے ساتھ، ہم موجودہ اپیل میں فکر مند نہیں ہیں.

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا درخواست گزار کو دی گئی گرانٹ کو قاعدہ 5 کے نفاذ کی طرف راغب کرنے کے لئے کہا جا سکتا ہے؟ قاعدہ 5 میں ریاستی گرانٹ کے سلسلے میں متمی کی وصولی کی تجویز دی گئی ہے اور اگر مذکورہ قاعدہ لاگو ہوتا ہے تو اپیل کنندہ کے پاس کوئی مقدمہ نہیں ہوگا۔ اس سوال کا فیصلہ کرتے ہوئے کہ آیا اپیل کنندہ کی جائداد قاعدہ 5 کے تحت متمی کو ادائیگی کرنے کی ذمہ دار ہے، یہ ضروری ہے کہ اس متمی کی نوعیت کا جائزہ لیا جائے، اور یہ معلوم کیا جائے کہ آیا اس کے بارے میں اپیل کنندہ کے خلاف کوئی دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ متمی کا مطلب آخری مالک کی موت پر جانشین کے نام کو ریاستی گرانٹ میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ واضح ہے کہ مورتی یا مندر کو گرانٹ دینے کی صورت میں گرانٹ دینے والے کی موت کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہوگا اور اس لئے اس کے جانشین کے بارے میں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ ایک مورتی جو ایک قانونی شخص ہے وہ موت کے تابع نہیں ہے، کیونکہ ہندو تصور یہ ہے کہ مورتی ہمیشہ زندہ رہتی ہے، اور لہذا، مورتی کے بارے میں پیش گوئی کرنا واضح طور پر ناممکن ہے جو موجودہ صورت میں گرانٹ دینے والا ہے کہ وہ ایک خاص وقت پر مر گیا ہے اور جانشین کے دعووں کا تعین کیا جانا باقی ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، یہ کہنا مشکل لگتا ہے کہ متمی کے لئے کوئی دعویٰ اپیل کنندہ کے خلاف کیا جا سکتا ہے، اور اس سے واضح طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مورتی سے متعلق مناسب رشتوں سے کوئی رقم اس بنیاد پر وصول نہیں کی جا سکتی ہے کہ متمی ایک ایسے شخص کے خلاف قابل دعویدار ہے جو اپیل کنندہ کے شبیت کا جانشین ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

فاضل ایڈووکیٹ جنرل اس موقف سے اختلاف کرنے سے قاصر تھے۔ تاہم

انہوں نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ اپیل کنندہ کی جائیدادوں سے متعلق تمام گرانٹس عدالت کے سامنے نہیں تھیں، لہذا، اس بنیاد پر آگے بڑھنا مناسب نہیں ہوگا کہ اپیل کنندہ کی تمام جائیدادیں؟ اپیل کنندہ کو اس کے اپنے نام پر دی گئی ہیں۔ ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ درخواست گزار نے اپنی رٹ پٹیشن کے پیراگراف 3 میں ایک مخصوص بیان دیا تھا کہ وقتاً فوقتاً اپیل کنندہ کو دی جانے والی تمام ریاستی گرانٹس آئیڈل کے نام پر تھیں، اور اگرچہ مدعا علیہان نے خاص طور پر اس بات کو تسلیم نہیں کیا تھا، لیکن انہوں نے درخواست کی کہ چونکہ اصل گرانٹ سے متعلق دستاویزات کا سراغ نہیں لگایا جا سکتا ہے، انہوں نے درخواست گزار کو اس سلسلے میں اپنا مقدمہ ثابت کرنے کی ضرورت تھی۔ درخواست گزار نے دو گرانٹ پیش کیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے سے ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے کو اس بنیاد پر آگے بڑھایا گیا تھا کہ آئیڈل تمام جائیدادوں کا گرانٹ یافتہ ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، ہمیں نہیں لگتا کہ ایڈوکیٹ جنرل کے لئے یہ دلیل دینا کھلا ہے کہ کچھ جائیدادیں شیبائیت کو دی گئی ہوں گی، اس میں کوئی شک نہیں کہ مورتی کی خدمات انجام دینے کی ذمہ داری کا بوجھ ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ خیال اختیار کیا ہے کہ چونکہ شبیت کا مندر کی جائیداد میں کسی طرح کا فائدہ مند مفاد ہے، اس فائدہ مند سود کو خود ریاستی گرانٹ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور اسی بنیاد پر ہائی کورٹ نے کہا کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے دیا گیا حکم درست تھا۔ موجودہ معاملے میں ہمیں یہ پوچھنے کی فکر نہیں ہے کہ کیا شبیت کو تسلیم کرنے کے لیے جواب دہندگان کسی متمی کو بازیاب کرا سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہائی کورٹ نے اس حقیقت پر زور دیا ہے کہ اپیل کنندہ کو دی گئی جائیدادوں میں شبیت کا فائدہ مند مفاد ہے، اس لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ اگرچہ ہندو قانون کے تحت شبیت کو دی گئی خصوصی حیثیت کی وجہ سے شبیت کچھ فائدہ مند مفاد کا دعوی کر سکتا ہے، لیکن یہ سود ریاست کی طرف سے دی گئی گرانٹ کی بنیاد پر حاصل نہیں ہوتا ہے، لیکن ہندو قانون کی دفعات، یا رسم و رواج، یا مندر یا علاقے کے استعمال کی بنیاد پر جہاں مندر واقع ہے . تلکایت شری گووندالب جی

مہاراج وغیرہ بمقابلہ سٹیٹ آف راجستھان و دیگراں میں شبیتوں کے موقف پر اتفاقی طور پر غور کیا گیا اور ودیا ورتھی تیرتھا سوامیگل بمقابلہ بالوسامی ایر (2) میں جناب جسٹس امیر علی کے مشاہدات کو منظوری کے ساتھ حوالہ دیا گیا۔ جسٹس امیر علی نے کہا کہ تقریباً ہر معاملے میں مہنت کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ استعمال اور رسم و رواج کی بنیاد پر اس کے ایک حصے، لطف اندوز ہونے کا طریقہ اور اس کی مقدار کا تعین کرے۔ کسی بھی صورت میں جائیدادان کے حوالے نہیں کی گئی اور نہ ہی وہ انگریزی معنوں میں ٹرسٹی ہیں، حالانکہ ان پر عائد ذمہ داریوں اور فرائض کے پیش نظر، وہ عام معنوں میں بدانتظامی کے لیے ایک ٹرسٹی کے طور پر جوابدہ ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ کہنے میں غلطی کی تھی کہ اپیل کنندہ کو دی گئی جائیدادوں میں شبیٹس کا فائدہ مند مفاد ریاستی گرانٹ کے برابر ہے، اور اس لئے مذکورہ حکم مکمل طور پر درست تھا۔ ہائی کورٹ کی جانب سے اخذ کیے گئے نتائج کے حادثاتی اثرات کو شاید یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے دیا گیا حکم درست ہونے کی وجہ سے درخواست گزار کی مناسب معلومات سے رقم وصول کی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس نکتے پر قانون کی پوزیشن کو واضح کرنا ضروری سمجھا۔

درحقیقت 1081 سال 1964 کی سول متفرق درخواست کے ذریعے اپیل کنندہ کی طرف سے ہمارے علم میں لایا گیا ہے کہ اس نے معاوضے کا دعویٰ کیا تھا کیونکہ درخواست گزار کو دی گئی زمین کو راجستھان ریاست نے یکم جنوری 1959 کو نوٹیفکیشن نمبر F.(388) / REV/ 1.A/53 کے ذریعے دوبارہ شروع کیا تھا اور ریاست راجستھان نے دیوتا کو سالانہ رقم کی منظوری دی تھی۔ حالانکہ، اس حکم میں ہدایت دی گئی ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے متمی کے ذریعے وصول کی جانے والی 15404/14/6 روپے کی رقم کاٹ لی جائے اور درخواست گزار کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کی جانے والی درخواست کی گئی ہے، ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حقیقت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اپیل کنندہ اس بات کو سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ اگرچہ متمی بقایاجات کا حکم موجودہ شبیت کے خلاف برائے نام جاری کیا گیا ہے، لیکن اسے اپیل کنندہ کی جائیدادوں

کے خلاف نافذ کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ ہم نے کہا ہے کہ اپیل کنندہ کو دی گئی جائیداد یں قاعدہ 4(1) کے تحت ریاستی گرانٹ ہیں، لیکن قاعدہ 4(3) کے تحت مطمی واجبات کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار نہیں ہیں، لہذا ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ اپیل کنندہ کی رٹ پٹیشن اس حد تک جائز تھی کیونکہ اس میں مدعا علیہان اور ان کے نامزد افراد یا ایجنٹوں کو درخواست گزار کی جائیداد سے مذکورہ رقم کی وصولی سے روکنے کے لئے مناسب ہدایت کی مانگ کی گئی تھی۔
لہذا درخواست گزار کی جانب سے اپنی رٹ پٹیشن کے پیراگراف 16(1) میں کی گئی استدعا کی اجازت دی جانی چاہیے۔ چونکہ ہمیں مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے موجودہ شیبیت کے خلاف جاری کردہ حکم کی صداقت سے کوئی سروکار نہیں ہے، لہذا ہم رٹ پٹیشن کے پیراگراف 16 (2) میں موجود استدعا کی خوبیوں کے بارے میں کوئی رائے ظاہر کرنے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں۔
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ہائی کورٹ کے ذریعے دئے گئے حکم کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور اپیل گزار کی رٹ پٹیشن کو اخراجات کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and integrity of this document